داعی کا اسلحہ

ازقلم: الشیخ احمد فرید مصری ☆......☆......☆ ترجمہ: راشد محمود تارڑ فاضل جامعہ سلفیہ

الحمد للہ و الصلاۃ و السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ......

یقیناً واعظ و نصیحت کرنا عمدہ کاموں میں سے ایک کام ہے ممکن ہے اللہ کے بندوں میں کوئی بندہ اس کام میں مشغول ہو جائے۔ بلا ایسا کیوں نہ ہو۔؟ کیونکہ دعوت و تبلیغ انبیاء علیہم السلام کا کام تھا جو اللہ رب العزت نے خاص اپنی رحمت کاملہ کے ساتھ ان کے ذمے لگایا تھا۔ کیونکہ دعوت و تبلیغ کے کام میں انسان کی عزت بڑھتی ہے۔ اور یہی وہ طریقہ ہے جس کو اپناتے ہوئے آدمی انبیاء علیہم السلام کی دعوت سے پیار کرتا ہے مومنین کے رستے کی پیروی کرتا ہے اس پر ایمان و یقین رکھتا ہے اور ممکن حد تک اپنی توانائیاں اس دعوت کو پھیلانے میں خرچ کرتا ہے۔

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العزت نے حکم دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن التبعنی و سبحان اللہ وماانا من المشرکین(یوسف 108)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بلا رہے ہیں پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ اور اللہ پاک ہے اور اور میں مشرکوں میں نہیں ہوں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگوں میں بہترین وہ انسان ہے جس کا تعلق اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان ہو اور وہ ہیں انبیاء علیہم السلام اور علماء اکرام

اذاا ردت ان تعرف مقامک فانظر این اقامک

''اگر تو اپنا مقام پہچاننا چاہتا ہے تو اس سے پہلے اپنی جگہ کی پہچان کر تو کہاں کھڑا ہے۔'' جو انسان دنیا کے دھندوں میں مشغول ہو جائے دنیا کی خوبصورتی اس کے دل میں گھر کر جائے اور اپنی خواہشات کے باعث اس کو پانے کی کوشش کرے۔ ایسے انسان کی اللہ کے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں کیونکہ دنیا کی قیمت اللہ کے نزدیک مچھر کے ادنیٰ پر کے برابر بھی نہیں ہے۔ لیکن جو خوش قسمت انسان امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ذریعہ لوگوں کو اللہ پاک کا غلام بنائے ان کے دل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے ساتھ فتح کرے مزید اپنے اعمال کو خوبصورت بنائے تو ایسے انسان نے اپنی نجات کا بہت بڑا ذریعہ اختیار کیا۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کام دین میں قطب اعظم کی حیثیت رکھتا ہے یہ وہی کام ہے جس کو ادا کرنے کیلئے اللہ پاک نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔

اگر اس کام کی چادر کو لپیٹ لیا جائے، عمل چھوڑ دیا جائے، سستی عام ہو جائے، جہالت وگمراہی عام ہو جائے، فساد دلوں میں گھر کر جائے۔ شہر ویران ہو جائیں، عباد اللہ ہلاک ہو جائیں اس پھیلی ہوئی خرابی کا ہمیں احساس نہیں ہوگا مگر قیامت کے دن اگر یہ سارا معاملہ ہو گیا تو پھر ہمارا خدا ہی حافظ ہے۔

اگر علم وعمل کا محور ختم ہو جائے لوگوں کی اصلاح کا جذبہ مفقود ہو جائے لوگوں کی خدمت کا جذبہ دلوں سے نکل جائے لوگوں کے ساتھ ہمدردی ختم ہو جائے اور لوگوں کو جانوروں کی طرح شتر بے مہار چھوڑ دیا جائے کہ ہر کوئی اپنی اپنی خواہشات پر عمل کریں زمین پر اس طرح گردش کریں کہ ان پر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا ان پر کوئی اثر ہی نہ ہو تو اس وقت خوش نصیب ہے وہ انسان جو اس گمراہی کو دور کرے اور اس نقص کا دروازہ بند کرے اور اس ذمہ داری کو احسن طریقہ سے ادا کرے تو اس مسنون عمل کو لوگوں کے درمیان زندہ کرنے کا انوکھا کام ہوگا۔ کیونکہ زمانہ اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔

الامر بالمعروف ونہی عن المنکر

عمدہ ذمہ داریوں میں ایک ذمہ داری ہے۔ اسی کو ادا کرنے کی وجہ سے اللہ پاک نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام امتوں پر فضیلت عطاء فرمائی ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر (الاعمران.11)

تم سب سے بہترین امت چلے آئے ہو، جو لوگوں کے لیے نکالی گئی، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

اللہ رب العزت نے واضح طور پر اس بات کا حکم دیا ہے تم میں ایک گروہ ایسا ہو جو نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے اور زندہ دلی سے اس فرض کفایہ کو ادا کریں۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر فاولئک ھم المفلحون (الاعمران 104)

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے، جو بھلائی کی طرف لائے اور نیک کاموں کا حکم کرنے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں۔

نیکی کا حکم دینے والے کیلئے اجر و ثواب

اللہ رب العزت نے خبر دی ہے اس ذمہ داری کو ادا کرنے والوں کو دنیا وآخرت کا عذاب نہ ہوگا۔ کما

جاء فی قصة اصحاب السبت

فلما نسوا ماذکرو به انجینا الذین ینهون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون (احزاب 165)

پھر جب وہ اس بات کو بھول گئے جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا جو برائی سے منع کرتے تھے اور ان کو سخت عذاب میں پکڑ لیا جنہوں نے ظلم کیا تھا اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

اسی ذمہ داری کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے بنو اسرائیل ملعون ٹھہرے

لعن الذین کفر وامن بنی اسرائیل علی لسان داود و عیسیٰ ابن مریم ذلک بما عصوا و کانوا یعتدون کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون (المائدہ 79-80)

وہ لوگ جنہوں نے بنی اسرائیل میں کفر کیا ان پر داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی زبان پر لعنت کی گئی یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزرتے تھے وہ ایک دوسرے کو برائی سے جو انہوں نے کی ہوتی روکتے نہ تھے بے شک برا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے ایمان کی علامت یہ ہے کہ جو اس ذمہ داری کو پورا کرے خواہ اس میں کوئی طریقہ ہی اپنا لے۔

فمن جاھدھم بیدہ فھو مومن ومن جاھدھم بلسانه فھو مومن ومن جاھدھم بقلبه فھو مومن ولیس وراء ذلک عن الایمان حبة خردل(مسلم)

جو انسان یہ ذمہ داری اپنے ہاتھ زبان سے ادا کریں یا کم از کم دل میں اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی خواہش رکھے یہ ایمان کی علامت ہے۔

یہی وہ ایمان کا چشمہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کے دین کے داعی کے قلب سلیم سے پھوٹتا ہے۔

حافظ ابن رجب رحمة الله علیهفرماتے هیں

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ذمہ داری ادا کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔ اور اس کو چھوڑنے پر سزا بھی مل سکتی اور کبھی کبھی اس کو ترک کرنے پر اللہ کا عذاب بھی آ سکتا ہے اور کبھی کبھی اس میں مومن کیلئے نصیحت ہوتی ہے جس سے انسان اپنے آپ کو دنیا و آخرت کی سزا سے بچا لیتا ہے اس کام کی وجہ سے اللہ کی عظمت و محبت کو بیان کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کرنی چاہیے نہ کہ نافرمانی اس کی یاد دل میں رکھی جائے نہ کہ بھلا دیا جائے اس کا شکر ادا کیا جائے نہ کہ کفر اس لیے ہی تو انسان اپنا مال و جان خرچ کرتا ہے۔

بعض بزرگوں کا قول هے

میں چاہتا ہوں کہ ساری کی ساری مخلوق اللہ کی عبادت کرے اگر چہ قینچی کے ساتھ میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

عبدالملک عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باپ سے کہا کہ میں اس ذمہ داری کو اتنی محنت و کوشش سے ادا کروں گا اگر چہ تیرے اور میرے گوشت کے ساتھ ہنڈیا جوش مارے۔

اس مقام عالی شان کا جس آدمی نے بھی مشاہدہ یا اس سے پہلے جس نے اس میں تکلیفیں برداشت کیں یہ بات تقاضا کرتی ہے ان کی کامیابی کیلئے دعا کی جائے۔ کامیاب داعی ہمیشہ اسلحہ سے لیس رہتا ہے وہ اسلحہ کیا ہونا چاہئے

اخلاص

اخلاص داعی کا بہت بڑا ہتھیار ہے اگر داعی اللہ کی رضا کے لیے یہ کام کرے۔

ارشاد ربانی ہے **قل هذه سبيلي ادعوا الى الله (یوسف 108)**

کہہ دیجئے کہ یہی میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔

داعی کی دعوت' اپنی ذات' قوم قبیلہ' جماعت' تنظیم کی خاطر نہ ہو بلکہ اللہ کے دین کی دعوت دی جائے تو اسی میں بقاء بھی اور دنیا و آخرت کی کامیابی بھی ہے۔

اگر سلف الصالحین کے منہج سے ہٹ کر دعوت دی جائے۔

یا دعوت میں غیر اللہ کی پکار ہو یا غیر اصولی جراثیم پائے جائیں تو فائدے کی بجائے الٹا نقصان ہی ہوگا ایسے داعی کا نام و نشان ہی مٹ جائے گا۔

ارشاد خداوندی ہے **هل تحسس منهم من احد اوتسمع لهم ركزا (مریم 98)**

کیا تو ان میں کسی سے ایک کی بھی آہٹ پاتا ہے یا ان کی آواز کی بھنک بھی تیرے کان میں پڑتی ہے۔

لوگوں کو دین کی دعوت دینا یہ بھی عبادت ہے اس میں وہی شروط ہوگی جو دوسری عبادات میں ہے اور وہ ہے اخلاص ارشاد خداوندی ہے۔ **الا لله الدين الخالص**

خبردار خالص دین صرف اللہ ہی کا حق ہے آپؐ نے فرمایا **ان الله لا يقبل من العمل الا كان له خالصة وابتغى به وجه (رواه نسائی)**

اللہ پاک اس وقت تک کوئی عمل بھی قبول نہیں کرتے جب تک اس میں رضائے الٰہی نہ ہو۔

صحيح العقيده و سليم الفهم

داعی کا دوسرا بڑا ہتھیار یہ ہے کہ داعی صحیح العقیدہ سلیم الفہم کتاب وسنت کو سمجھنے والا ہو داعی حق پرست اور توحید پرست ہو ایسا نہ ہو جس طرح مثال مشہور ہے۔

فـفـاقدالشیء لا یعطیه دمڑی شاہ کسی کوخزانہ نہیں دے سکتا۔(صحیح عقیدہ تو سلف الصالحین کا ہی ہے
اللہ پاک فرماتے ہیں فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا بقره 181
پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو یقیناً وہ ہدایت پا گئے (ابوداؤد)
آپ ﷺ نے فرمایا علیکم بسنتی و سنته الخلفاء الراشدین المهدین تمسکو بها و عضوا علیها بالتواجز
سنت طریقہ وہ ہی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقائد، اقوال، اعمال، اور اخلاق میں چھوڑا داعی کیلئے ضروری ہے کہ سلف الصالحین کے فہم کو لازم پکڑے کیونکہ یہ فہم کتاب وسنت پر مبنی ہے۔

علم اور بصیرت

ارشاد ربانی ہے ادعوا الی الله علی بصیرة (یوسف 108)
اللہ پاک کے دین کی طرف دعوت دینا یہ محبوب عمل ہے لیکن اس سے پہلے علم، پھر قول، وعمل ہو جائے تو بات موثر ہو جائے گی۔ فاعلم انه لااله الا الله و استغفر لذنبک (محمد 19) اس آیت مبارکہ میں علم کی بات کی گئی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہلے علم اس کے بعد عمل ہے اگر آدمی علم کے بغیر عمل کرے تو یہ اس کی جہالت ہے آدمی اپنی خواہشات کو پورا کرتے ہوئے ضلالت، گمراہی کے گھڑے میں اتر جائے گا۔ دعوت الہی بھی عبادت ہے دوسری عبادات کی طرح، جس طرح نماز کیلئے اس کی پاکی پلیدگی کا پہلے علم ہونا ضروری ہے۔ حج کرنے کیلئے اس کے مناسک سیکھنا ضروری ہے۔ اس طرح دعوت دینے والے داعی کے لیے ضروری ہے کہ وہ میدان دعوت میں اترنے سے پہلے اس کو فقہ الدعوۃ، احادیث کا علم، صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع کی پہچان ہونا ضروری ہے۔

خبردار! یہ نہ ہو کہ داعی اس فرمان مبارکہ کے دائرہ میں آجائے۔ من کذب علی متعمدا فلیتبوا ء مقعد ه من النار جو آدمی بھی علم کے بغیر اللہ کی عبادت کرے وہ درست کی بجائے غلطیاں زیادہ کرے گا بصیرت ہر زمان ومکان کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے۔

نرمی: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی علیہ السلام سے فرمایا فبما رحمة من الله لنت لهم ولو کنت فظاً غلیظ القلب لا نفضوا من حولک (ال عمران 159)
اللہ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الرفق لا یکون فی شیء الا زانه ولا ینزع من شیء الا شانه (مسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا اللہ پاک جس آدمی سے محبت کرتے ہیں اس کو نرمی جیسی دولت عطا کرتے ہیں یہ ایسی دولت ہے جو سختی کرنے والے کو عطا نہیں کی جاتی۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

من یحرم الرفق یحرم الخیر (مسلم) جو آدمی نرمی سے محروم ہو گیا گویا کہ وہ خیر سے ہی محروم ہو گیا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نرمی اور تواضع کا حکم دیتے ہوئے کہتے تھے اگر تم اپنے نفس کی مدد کرنا چاہتے ہو تو اس بات پر غصہ نہ کرو جو تمہیں پسند نہ آئے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :فرماتے دعوت کا فریضہ وہ انسان ادا کریں جس میں تین خوبیاں پائی جائیں (1) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضہ میں نرمی اختیار کرے۔

(2) نیکی کا حکم دیتے وقت اور برائی سے منع کرتے وقت عدل کا دامن تھامے۔

(3) کسی بات کا حکم دینے اور منع کرنے سے پہلے اس کا مکمل علم حاصل کرے۔

قلب سلیم :داعی کے لئے ضروری ہے اس کا عقیدہ، قول، عمل، دل ودماغ، شرک، حسد، بغض، دھوکہ بازی، یشوات، شہوات، جیسی بری خصلتوں سے پاک ہو اگر یہ سوال کیا جائے کہ انسان کا دل کیسے محفوظ ہو سکتا ہے تو اس کا سادا سا جواب یہ ہے۔

داعی کے دل کی غذا ذکر، تلاوت، دعا، درود واسلام قیام اللیل یہ چیزیں ہو تو دل محفوظ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح داعی، فضول کلام، فضول مجالس، بے وقتی نیند، مضر صحت کھانا کھانے سے اپنے آپ کو بچائے تو قلب سلیم آسانی سے ہو سکتا ہے۔

دعوت سے پہلے عمل

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کام کرنا چاہتا ہوں آپ ؓ نے فرمایا کہ تو ڈرتا نہیں کہ تجھے یہ تین آیات رسوا کر دیں پھر آپ ؓ نے تینوں آیات تلاوت فرمائیں۔

(1) اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم (بقرہ 44)

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔

(2) لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتاً عنداللہ ان تقولوامالا تفعلون (صف 2-3)

کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے اللہ کے نزدیک ناراض ہونے کے اعتبار سے بری بات ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم نہیں کرتے۔

(3) حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا۔ وما ارید ان اخالفکم الی ما انھاکم عنه (ھود 88)

اور میں نہیں چاہتا کہ تمہاری بجائے میں خود اس کا ارتکاب کروں جس سے تمہیں منع کرتا ہوں۔

اسی حوالے سے بخاری و مسلم کی روایت موجود ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن جہنمی لوگوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا ان میں سے ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل جائیں گی اور وہ اس کے اردگرد چکر لگائے گا جیسے گدھا چکر لگاتا ہے۔ تو جہنمی لوگ اس سے پوچھیں گے یار تجھے کیا ہوا تو تو ہم کو نیکی کا حکم دیتا تھا۔ اور برائی سے منع کرتا تھا تو وہ جواب دے گا ہاں ایسے ہی تھا مگر میں خود عمل نہیں کرتا تھا۔

صبر، حلم اور رواداری

ارشاد ربانی ہے یاایھا المدثر o قم فانذر o وربک فکبر o و ثیابک فطھر o والرجز فاھجر o ولا تمنن تستکثر o ولربک فاصبر o (المدثر 1-7)

اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اپنے کپڑوں کو پاک رکھ اور ناپاکی کو چھوڑ دے اور احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر اور اپنے رب کی راہ میں صبر کر۔ ان آیات مقدسہ کے ابتداء میں اللہ رب العزت نے تبلیغ کا حکم دیا اور آخر میں صبر کا حکم دیا اس کی وجہ واضح ہے جو داعی بھی اس میدان میں آئے گا اسے تکالیف ضرور ملیں گی۔ جس طرح لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ارشاد ربانی ہے وامر بالمعروف وانه عن المنکر واصبر علی ما اصابک ان ذلک من عزم الامور (لقمان 17)

اس آیت مبارکہ میں بھی صبر کی تلقین کی گئی ہے اللہ رب العزت نے ایک اور مقام پر داعی کو صبر کرنے کا حکم دیا۔

والعصر ان الانسان لفی خسر الاالذین امنو وعملواالصحالحات وتواصوابالحق وتواصوابالصبر (العصر)

زمانے کی قسم کہ بے شک انسان سرتاسر نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔

اللہ رب العزت نے تواصی بالحق کے بعد تواصی بالصبر کا ذکر کیا اس لیے کے جو داعی بھی تواصی بالحق کا فریضہ ادا کرے گا اس کو صبر کی ضرورت ہوگی یقیناً اس کو حق کے راستے میں آنے والے مصائب تکالیف پر صبر کرنا پڑے گا جس کی موجودہ دور میں بہت زیادہ کمی پائی جاتی ہے۔

اللھم اعز الاسلام والمسلمین واذل الکفر والکافرین (آمین یا رب العالمین)